جمع وتدوین احادیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کتابتِ حدیث عہد نبوی ؐ میں

تحریر:- سید ابوبکر غزنوی رحمۃ اللہ علیہ

احادیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دو اہم سوال ہمارے سامنے آتے ہیں:

۱۔ احادیث کی جمع وتدوین کا آغاز کب ہوا؟ احادیث کا یہ ذخیرہ کن مراحل سے گذر کر ہم تک پہنچا ہے؟ وضاعین حدیث نے کیا کیا؟ اور محدثین احادیث کی چھان پھٹک میں کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔ کتب احادیث جو اس وقت موجود ہیں ایک غیر جانبدار شخص کے لئے کس حد تک شائستہ اعتماد ہیں؟

۲۔ احادیث کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ فقہ اسلامی کے مآخذ میں انہیں کیا مقام حاصل ہے؟

جب تک یہ تحقیق نہ ہو جائے کہ احادیث کی ثقاہت کا کیا حال ہے' ان کی شرعی حیثیت پر بات کرنا منطقی اعتبار سے غلط ہے۔

اس موضوع پر اکثر لکھنے والوں کا انداز موضوعی (Subjective) ہے اور ان کی کتابیں تحقیق سے کہیں زیادہ ان کے ذاتی رجحانات اور جذبات کی آئینہ دار ہیں۔ ضرورت ہے کہ اس موضوع پر معروضی (Objective) انداز میں مقالے لکھے جائیں۔

تدوین احادیث کے بارے میں پہلا سوال جو ابھر کر ہمارے سامنے آتا ہے وہ یہ ہے کہ خود عہد نبوی میں حفاظت و جمع احادیث کا اہتمام کس حد تک ہو سکا؟

اس میں کوئی شک نہیں کہ عرب قوم کا حافظہ غیر معمولی تھا اور اس والہانہ عقیدت اور شیفتگی کی بناء پر جو وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھتے تھے ان کے ارشاداتِ گرامی کو حفظ کرنے کا انہیں بڑا اشتیاق تھا۔ جیسا کہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں:

"ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثیں سنتے اور جب آپ مجلس سے تشریف لے جاتے۔ تو ہم آپس میں حدیثوں کا دورہ کرتے۔ یکے بعد دیگرے ہم میں سے ہر شخص ساری حدیثیں بیان کرتا۔ اکثر مجلس میں بیٹھنے والوں کی تعداد ساٹھ تک ہوتی اور وہ سب باری باری بیان کرتے۔ پھر جب ہم اٹھتے تو حدیثیں یوں یاد ہوتیں گویا وہ ہمارے دلوں پر نقش ہو گئی ہیں۔" (مجمع الزوائد)

> احادیث کا یہ ذخیرہ جو صحابہ کرامؓ کے ہاتھوں قلمبند ہوا اس کی تعداد ان احادیث سے ہرگز کم نہیں' جو آج حدیث کی مستند اور مطبوع کتابوں میں موجود ہے۔

مگر یہ کہنا سراسر حقائق کی تکذیب ہے کہ عہد نبوی میں احادیث ضبطِ تحریر میں نہیں لائی گئیں اور کتابت و تدوین حدیث کا کام حضور علیہ السلام کی وفات کے نوے برس بعد شروع ہوا اور اس درمیانی عرصے میں محض زبانی روایتوں پر مدار رہا۔

حدیث اور تاریخ کی مستند کتابوں سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کرام نے محض حافظے پر ہی اعتماد نہیں کہ بلکہ وہ احادیث کو ضبط تحریر میں بھی لاتے تھے اور احادیث کا بہت بڑا سرمایہ عہد نبویؐ میں صحابہ کرام کے ہاتھوں مرتب ہو چکا تھا۔ احادیث کا یہ ذخیرہ جو صحابہ کرام کے ہاتھوں قلمبند ہوا اس کی مقدار ان احادیث سے ہرگز کم نہیں' جو آج حدیث کی مستند اور مطبوعہ کتابوں میں موجود ہیں۔

ان احادیث کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قلمبند ہوئیں تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

۱۔ وہ احادیث جو خود رسول اللہ ﷺ کے حکم سے لکھی گئیں۔

۲۔ وہ احادیث جنہیں صحابہ نے حضور ﷺ کی

اجازت سے آپ کی مجلس میں بیٹھ کر لکھا۔
۳۔ وہ احادیث جنہیں صحابہ کرام نے مجلس نبویؐ میں سنا اور مجلس برخاست ہونے کے بعد قلمبند کیا۔

جو احادیث آپ ﷺ کے حکم سے لکھی گئیں

صحیفہ عمرو بن حزم

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ' صدقات اور خوں بہا کے احکام پوری تشریح کے ساتھ عمرو بن حزمؓ کو اہل یمن کے لئے لکھوا کر دیئے۔ (شرح معانی الآثار' طحاوی جلد ۲ صفحہ ۴۱۷)

اس کی نقل حضرت ابوبکرؓ اور عمرو بن حزمؓ کے خاندان میں اور متعدد اشخاص کے پاس موجود تھی۔ (دار قطنی 'کتاب الزکوٰۃ' صفحہ ۲۰۹' جامع صفحہ ۳۶)

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے عہد خلافت میں آنخضرت کے فرمانِ صدقات کی تلاش کے لئے اہل مدینہ کے پاس قاصد بھیجا۔ تو وہ مجموعہ احکامِ صدقات عمرو بن حزمؓ صحابی کے لڑکوں کے ہاں سے مل گیا۔ (دار قطنی صفحہ ۴۵۱)

ڈاکٹر حمید اللہ صاحب صحیفہ ہمام بن منبہ کے دیباچہ میں لکھتے ہیں:۔

"عمرو بن حزم نے اس قیمتی دستاویز کو نہ صرف محفوظ رکھا بلکہ اکیس دیگر فرامین نبویؐ بھی فراہم کئے جو بنی عاد یا بنی عریض کے یہودیوں' تمیم داری' قبائل جہنیہ و حذام وطی وثقیف وغیرہ کے نام موسومہ تھے اور ان سب کی ایک کتاب تالیف کی۔ جو عہد نبوی کی سیاسی دستاویزوں یا سرکاری پروانوں کا اولین مجموعہ خیال کیا جا سکتا ہے۔ اس کی جو روایت تیسری صدی ہجری میں دیبل کے مشہور محدث ابو جعفر الدیبلی نے کی ہے اور جن کے حالات انساب سمعانی دیبلی' اور معجم البلدان یاقوت دیبل میں بھی ملتے ہیں' محفوظ ہے اور ہم تک پہنچی ہے۔ چنانچہ اعلام السائلین عن کتب سید المرسلین کے نام سے ابن طولون نے جو کتاب تالیف کی اور جس کا نسخہ بخط مولف کتب خانہ "المجمع العلمی"' دمشق میں محفوظ ہے۔ نیز جو چھپ بھی گئی ہے۔ اس میں حضرت عمرو بن حزم کی یہ تالیف بطور ضمیمہ شامل اور محفوظ کر دی گئی ہے۔ (صفحہ ۲۹)

قبیلہ جہنیہ کے نام

عبداللہ بن الحکیمؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تحریر ہمارے قبیلہ جہنیہ کو پہنچی۔ جس میں مختلف احادیث تھیں اور یہ حدیث بھی تھی کہ مردار جانوروں کی کھال اور پٹھے بغیر پکائے ہوئے کام میں نہ لاؤ۔ (ترمذی جلد ا صفحہ ۲۰۶' طبرانی صغیر ص ۲۱۷)

صحیفہ وائل بن حجرؓ

حضرت وائل بن حجرؓ حضرت موت کے شہزادوں میں سے تھے۔ مدینہ منورہ حاضر ہو کر مسلمان ہوئے۔ کچھ دن آپ کی خدمت میں حاضر رہے۔ جب وطن واپس جانے لگے تو آپ نے ایک صحیفہ لکھوا کر انہیں دیا۔ جس میں نماز' روزہ' شراب' سود وغیرہ کے احکام تھے۔ (طبرانی صغیر ص ۲۴۱' ۲۴۲)

صحیفہ اہل یمن

دارمی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن والوں کو بھی ایک صحیفہ لکھوا کر بھیجا تھا۔ جس میں مختلف احکام تھے۔ دارمی کے الفاظ یہ ہیں:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی اھل الیمن ان لا یمس القرآن الا طاھر ولا طلاق قبل ملاک ولا عتاق حتیٰ یبتاع۔ (مسند دارمی صفحہ ۲۹۳)

ترجمہ :- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن والوں کی طرف لکھ بھیجا کہ قرآن مجید صرف پاک آدمی ہی چھو سکتا ہے' نکاح سے پہلے طلاق نہیں اور غلام خریدنے سے پہلے آزاد نہیں کیا جا سکتا۔

کتاب الصدقہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کے آخری زمانہ میں اپنے عاملوں کے پاس بھیجنے کے لئے کتاب الصدقہ لکھوائی تھی۔ لیکن اسے بھیجنے سے پہلے ہی آپؐ رحلت فرما گئے۔ آپ کے بعد جب حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے تو وہ کتاب عاملوں کے پاس بھیجی گئی۔ کتاب الصدقہ میں جانوروں کی زکوۃ کے متعلق مسائل تھے۔ (ترمذی جلد ا صفحہ ۷۹)

خطوط و ثائق

احادیث کے ان کتابی ذخیروں کے علاوہ سینکڑوں کی تعداد میں وہ خطوط اور وثیقے ہیں۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف اوقات میں بادشاہوں' قبیلوں کے سرداروں اور دوسرے لوگوں کے نام لکھوائے اور خود ان پر اپنی مہر ثبت کی۔ اس قسم کی خطوط و وثائق کو ڈاکٹر حمید اللہ صاحب نے جمع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ

بقیہ صفحہ نمبر ۱۸